

## 69818- کتنے کی خرید و فروخت کرنے کی حرمت

سوال

کتوں کی خرید و فروخت کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

سوال نمبر (69777) کے جواب میں کتاب کھنے کی حرمت بیان ہو چکی ہے، اور یہ بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ جو شخص بھی کتاب پالے گا اس کے اجر و ثواب میں سے روزانہ دو قیراط ثواب کی کمی ہوتی ہے، لیکن شکار اور جانوروں اور کھیت کی رکھوائی کے لیے کتاب کھننا جائز ہے۔

دوم :

لیکن کتنے کی خرید و فروخت حرام ہے، چاہے اس قسم کا کتاب ہو جو پانہ اور رکھننا جائز ہے۔

کتنے کی خرید و فروخت کی ممانعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک احادیث ثابت ہیں، ذیل میں ہم چند ایک احادیث پیش کرتے ہیں :

1- امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو محبیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے کی قیمت سے منع فرمایا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1944)۔

2- امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے کی قیمت، اور زانیہ عورت کی اجرت اور کاہن اور نجومی کی شریینی سے منع فرمایا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2083) صحیح مسلم حدیث نمبر (2930)۔

3- امام ابو داود نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے کی قیمت سے منع فرمایا، اور اگر کوئی تیر سے پاس کتنے کی قیمت کا مطالبہ لے کر آئے تو اس کی مٹھی مٹی سے بھر دو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3021)۔

حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو صحیح کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہما اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

4- امام داود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کئے کی قیمت حلال نہیں، اور نہ ہی کاہن اور نجومی کی شرمنی اور نہ ہی فاحشہ عورت کی اجرت"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3023).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"کئے کی قیمت سے ممانعت اور اس کی کمائی سب سے بڑی ہونا، اور کئے کا خیث ہونا اس کی خرید و فروخت کے حرام ہونے کی دلیل ہے اور اس کی دلیل ہے کہ اگر فروخت بھی کیا جائے تو اس کی بیع صحیح نہیں ہوگی، اور نہ ہی اس کی قیمت حلال ہے، اور نہ ہی اسے تلف کرنے پر کوئی قیمت ادا کرنا ہوگی، چاہے وہ کتاب تعلیم شدہ ہو، یا نہ، اور چاہے وہ کتاب ہو جس کا رکھنا جائز ہے یا رکھنا جائز نہیں۔

جمسور علماء جن میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حسن بصری اور رباعیہ، اور او زاعی، حکم، حماد، امام شافعی، امام احمد، داود، ابن منذر، وغیرہ شامل ہیں۔

اور ابو حیفہ کہتے ہیں کہ جس کتوں میں مفعت ہوان کی خرید و فروخت جائز ہے، اور اس کے تلف کرنے پر اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی، اور ابن منذر رحمہ اللہ نے جابر، عطاء، نجحی رحمہم اللہ سے شکاری کئے کی خرید و فروخت کا جواز بیان کیا ہے، اس کے علاوہ کسی اور کئے کی نہیں... اور ج سور علماء کرام کی دلیل یہی احادیث ہیں "ا نہی"۔

اوی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"نہی سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس کی خرید و فروخت حرام ہے، اور یہ ہر کئے کو عام ہے، چاہے وہ معلم ہو یا کوئی اور کتاب جس کا پانی اور رکھنا جائز ہو یا رکھنا اور پانی جائز نہ ہو، اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس کے تلف کرنے پر کوئی قیمت نہیں، ج سور علماء کا یہی کہنا ہے "ا نہی"۔

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنى" میں رقمطر ازیں:

"کئے کی خرید و فروخت بطل ہونے میں کوئی مذہب متفق نہیں، یعنی چاہے کوئی بھی کتاب ہو" ا نہی۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

"کتوں کی بیع جائز نہیں، اور نہ ہی ان کی قیمت حلال ہے، چاہے کتاب شکاری ہو، یا کھیت وغیرہ کی رکھوائی والا یا کوئی اور، کیوں کہ ابو مسعود عقبہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے کی قیمت، اور فاحشہ عورت کے مہ (فاحشی کی اجرت) اور کاہن و نجومی کی شرمنی سے منع فرمایا ہے"

متفق علیہ "ا نہی"۔

ویکھیں: فتاویٰ الجیہ الدائمة للبحوث العلمیہ والافاء (36/13).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"کتنے کی بیع باطل ہے" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ابن باز (19/39).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کتنے کی بیع جائز نہیں، حتیٰ کہ اگر اسے شکار کے لیے بھی فروخت کیا جائے تو بھی جائز نہیں ہے" انتہی بشرط.

دیکھیں : الشرح الممتع (8/90).

دوم :

کتنے کی خرید و فروخت کو جائز قرار دینے والوں نے نسائی شریف کی درج ذیل روایت سے استدلال کیا ہے :

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا، لیکن شکاری کتنے کی قیمت سے نہیں"

سن نسائی حدیث نمبر (4589).

اس حدیث میں "لیکن شکاری کتنے کی قیمت سے نہیں" کا استثناء ضعیف ہے.

امام نسائی رحمہ اللہ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں یہ مخرب ہے.

اور سندی رحمہ اللہ نے نسائی کے حاشیہ میں کہا ہے : اس کے ضعیف ہونے میں مدین کا اتفاق ہے.

اور مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز میں :

"شکاری کتنے کے علاوہ باقی کتوں کی قیمت کی نہیں میں وارد شدہ سب احادیث، اور یہ روایت کہ : عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو کتنا قتل کرنے کی بنا پر میں اونٹ کا جرمانہ کیا تھا، اور یہ کہ عمرو بن عاصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب نے میں جرمانہ کا کہا ہے، یہ سب روایات ضعیف ہیں، اس پر سب آئمہ حدیث کا اتفاق ہے" انتہی.

سوم :

جب شکاری یا کھوائی والے کتنے کی ضرورت ہو، یا پھر کوئی شخص بھی فروخت کیے بغیر نہ دے تو پھر اسے خریدنا جائز ہے، اور اس کا گناہ فروخت کرنے والے پر ہوگا، کیونکہ اس نے وہ چیز فروخت کی ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں.

ابن حزم رحمہ اللہ "الحلی" میں رقمطراز ہیں :

"کتنے کی بیج اصلاح جائز نہیں، نہ تو شکاری کتنے کی اور نہ ہی جانوروں کی رکھوائی کے لیے، اور نہ ہی کسی اور کتنے کی، اور اگر اس کے لیے مجبور اور مضطرب ہونا پڑے، اور کوئی بھی ایسا شخص نہ ملے جو اسے کتنے دے، تو اس حالت میں اس کے لیے کتنا خریدنا جائز ہو گا، اور یہ خریدار کے لیے تو حلال ہو گا، لیکن فروخت کرنے والے کے لیے حرام، جب بھی استطاعت اور قدرت ہو فروخت کرنے والے سے خریدار کتنے کی قیمت چھین لے، ظلم روکنے کے لیے رشوت کی طرح، اور قیدی کو چھڑانے کے لیے فدیہ کی طرح، اور ظالم کی رواداری جیسے، اور ان سب میں کوئی فرق نہیں" انتہی.

ویکھیں: الحجی ابن حزم (493/7).

واللہ اعلم.